[illegible]

آیات اللہ الکاملہ

اردو ترجمہ

حجۃ اللہ البالغہ

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

[illegible]

ناشر

کتب خانہ شان اسلام

[illegible]

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

آیاتُ اللّٰہِ الکامِلَة

اُردو ترجمہ

حُجَّۃُ اللّٰہِ البالِغہ

مؤلفہ

حضرت شاہ ولی اللہ مُحدِّث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

مُترجمہ

مولانا خلیل احمد بن مولانا سراج احمد رحمہما اللہ

ناشر

کُتب خانہ شانِ اسلام

راحت مارکیٹ اردو بازار، لاہور

پاکستان

اونٹوں کے گوشت کو حرام کردیا۔ اور سبت کے دن کو ضروری قرار دیا۔ اور زانی کے لئے سنگساری زیادہ کردی۔ ایسے ہی بعض اور امور تھے۔ دقائق شریعت میں خوض کرنیوالا جب اس زیادتی نقصان اور تبدیلی کی چھان بین کریگا۔ تو انکو وہ کئی وجہوں میں پائیگا (۱) یہودی مذہب احبار اور رہبانوں کے ہاتھ میں رہا۔ اور انہوں نے مذکورہ بالا طریقوں سے بالکل اسکو ردوبدل کردیا تھا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے۔ تو آپ نے ہر چیز کو اصلی حالت کے موافق کردیا۔ اسواسطے شریعت محمدیہ اس یہودیت کی مخالف ہوگئی جو یہودیوں کے ہاتھ میں تھی۔ اور یہودی اس سے کہنے لگے کہ اس شریعت میں کمی زیادتی اور تبدیلی ہے۔ حالانکہ حقیقت میں کوئی تبدیلی نہ تھی۔ (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت میں ایک دوسری بعثت شامل تھی ایک تو آپ بنی اسمعیل کیطرف مبعوث ہوئے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ خدا ہی نے امیوں کیلئے ان میں ہی سے ایک شخص کو پیدا کیا۔ ہوالذی بعث فی الامیین رسولا منھم اور فرماتا ہے تاکہ تو ان لوگوں کو ڈرا دے۔ جن کے اباؤ اجداد نہیں ڈرائے گئے تھے۔ اسی لئے وہ غفلت میں ہیں لتنذر قوما ما انذر اباؤھم فھم غفلون۔ اسی بعثت مقتضا یہی تھا کہ شریعت محمدیہ کا مادہ وہی شعائر اور عبادات کے طریقے اور تدابیر دنیوی کے اصول ہوں جو بنی اسمعیل کے پاس موجود تھے۔ اسلئے کہ شرع میں صرف ان امور کی درستی ہوجایا کرتی ہے جو لوگوں کے پاس ہوا کرتے ہیں انکو ان امور کی تکلیف نہیں دیجاتی۔ جن سے وہ محض ناواقف ہوں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ہم نے قرآن عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ شائد تم اسکو سمجھو۔ قرانا عربیا لعلکم تعقلون۔ اور خدا فرماتا ہے اگر ہم قرآن کو عجمی زبان میں نازل کرتے تو لوگ کہتے اس کی آیتیں جدا جدا مفصل نہ کی گئیں کیا یہ عجمی بھی ہے اور عربی بھی۔ لوجعلنہ قرانا اعجمیا لقالوا لولا فصلت ایتہ ءاعجمی وعربی۔ اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم نے جو نبی بھیجا ہے اسی کی قوم کی زبان والا بھیجا ہے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ۔ دوسری بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام عالم کیطرف تھی۔ اسمیں عموماً وہ علوم وتدابیر بھی مندرج تھے جو تمدن سے متعلق ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں خدا نے تمام قوموں پر لعنت کی اور ان کی دولت عجم اور روم کے استیصال کو اس نے مقدر کیا اور حکم کیا کہ تمدن کے اصلاحات منتظم ہوں۔ اسواسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دبدبہ اور غلبہ کو مقصود الامر کے حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا اور ان سلاطین کے خزانوں کی کنجیاں آپ کو عطا کیں۔ اس کمالیت اور تمامیت کیوجہ سے علاوہ احکام توریت کے اور احکام بھی آپ کو حاصل ہوئے۔ خراج۔ جزیہ۔ مجاہدات اسباب تحریف سے احتیاط وغیرہ اور انکے اسی قسم کے احکام ہیں۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت زمانہ فترت میں ہوئی۔ اسوقت تمام مذاہب حقہ محو ہوگئے تھے۔ انمیں تحریف و تبدیل ہوگئی تھی لوگوں کو تعصب اور اصرار نے دبالیا تھا۔ جب تک ان عادات کی سخت مخالفت نہ کی جاتی وہ کسی طرح اپنی طریقۂ جاہل اور عادات جاہلیت کو ترک نہیں کرسکتے تھے۔ ان وقتوں سے بھی اختلافات اور شورشیں زیادہ ہوگئیں تھیں۔ واللہ اعلم۔

باب ۳۷

اسباب نسخ میں

نسخ کے باب میں یہ آیت ہے۔ "ہم کوئی آیت منسوخ نہیں کرتے نہ اسکو بھلاتے ہیں مگر انکے بدلہ میں اس سے بھی

بہتر یا ویسی ہی لاتے ہیں۔ ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا۔ جاننا چاہئے کہ نسخ کی دو قسمیں ہیں (۱) یہ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم امور نافع اور عبادات کے طریقوں میں خوض کر کے شریعت کے قوانین کے ڈھنگ پر انکو کر دیتے ہیں ایسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد سے ہوا کرتا ہے لیکن خدا تعالیٰ اس حکم و اجتہاد کو باقی نہیں رکھتا بلا اس حکم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ظاہر کر دیتا ہے جو خدا نے اس مسئلہ کے متعلق قرار دیا ہے۔ اس حکم کا اظہار یا یوں ہوتا ہے کہ قرآن میں وہ وارد کیا جائے۔ یا اس طرح پر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد ہی میں تبدیلی ہو جائے اور دوسرا اجتہاد آپ کے ذہن میں قرار پا جائے۔ پہلی صورت کی مثال یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ پھر قرآن میں اس حکم کی منسوخیت نازل ہوئی اور دوسری صورت کی مثال یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بجز چھاگل کے ہر برتن میں نبیذ بنانے سے ممانعت کر دی تھی پھر ہر ایک برتن میں نبیذ بنانا لوگوں کے لئے جائز کر دیا۔ اور فرمادیا کہ کوئی چیز مت پیو۔ لا تشربوا مسکرا اسکی وجہ یہ تھی کہ آپ نے دیکھا کہ نشہ پیدا ہونا ایک مخفی امر ہے اسلئے اسکی علامت ظاہری بتادی کہ ان برتنوں میں نبیذ نہ بنائی جائے جن میں مسامات نہیں ہوتے۔ مثلاً مٹی یا لکڑی کے برتن یا جو کدو سے بنائے جاتے ہیں۔ ان برتنوں میں وہ چیز بہت جلد مسکر ہو جاتی ہے جس کی نبیذ بنائی جائے اور چھاگل میں نبیذ بنانے کو آپ نے خیال فرمایا کہ تین روز تک اس سے نشہ نہیں آتا ہے پھر آپ کے اجتہاد میں تبدیلی ہو گئی۔ اور نشہ آور ہونے کو آپ نے حرمت کا مدار ٹھیرایا۔ نشہ آور ہونا کسی چیز کا جوش کرنے جھاگ لانے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اور اس چیز کو جو لوازم سکر سے ہو یا اس میں شے مسکر کے صفات پائے جائیں موقع اور مظنہ اسکار کا قرار دینا کسی امر خفی کے موقع اسکار کا قرار دینے سے بہتر ہے اور ایک اور توجیہ اس اجتہاد کی تبدیلی کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ لوگ نشہ آور چیزوں کے نہایت ہی شائق ہیں اگر صرف مسکر سے ہی ممانعت کر دیجائے تو اسکا احتمال ہے کہ کوئی شخص نشہ آور چیز کو پی لے اور یہ عذر کرنے لگے کہ میں نے خیال کیا تھا کہ وہ مسکر نہیں ہے یا مجھے اسکار کی ٹھیک ٹھیک علامتیں معلوم نہ تھیں اور نیز اس زمانہ میں لوگوں کے برتن نشہ کی چیزوں سے آلودہ ہو رہے تھے۔ ایسے برتنوں میں جو نبیذ طیار کی جاتی ہے۔ اسمیں فوراً نشہ آجاتا ہے لیکن جب اسلام قوی ہو گیا۔ اور اطمینان سے لوگوں نے نشہ کی چیزوں کو ترک کر دیا۔ اور نہ وہ آلودہ برتن باقی رہے تب نشہ آور ہونے کو مدار علیہ حرمت آپ نے قرار دیا۔ اس توجیہ کے لحاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ موقعوں کے بدلنے سے حکم بدل جایا کرتا ہے اسی قسم کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ میرا کلام کلام الٰہی کو نسخ نہیں کر سکتا۔ اور کلام الٰہی میرے کلام کو منسوخ کرتا ہے۔ اور کلام الٰہی بعض اسکا بعض کو منسوخ کرتا ہے۔ کلامی لا ینسخ کلام

اللہ وکلام اللہ ینسخ کلامی وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضاً۔

قسم نسخ کی یہ ہے کہ کسی شے میں ایک وقت میں کوئی مصلحت یا خرابی ہوا کرتی ہے۔ اسی کے موافق اس کا حکم متعین ہو جایا کرتا ہے اسکے بعد ایک زمانہ آتا ہے۔ اسمیں وہ حالت اس شے کی نہیں رہا کرتی۔ اسواسطے وہ حکم بھی اسکا نہیں رہا کرتا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی۔ اور مسلمانوں اور انکے قرابتیوں میں کوئی طریقہ بھی موافقت اور امداد کا نہ رہا۔ اسوقت میں مصلحت ضروری کیوجہ سے صرف اخوت ہی ذریعہ ہمدردی کا تھی اسواسطے قرآن میں نازل ہوا کہ وراثت کے حقوق اخوت سے متعلق کر دیئے جائیں۔ اور اس کا خاتمہ بھی ذکر کر دیا گیا۔ کہ اگر ایسا نہ کر دگے